سوال

میں امریکہ سے تعلق رکھتی ہوں اور نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں، میری پرورش ایسے ماحول میں ہوئی ہے کہ میں مرد کواپنے اوپر حاکم نہیں بننے دیتی، اب مشکل یہ ہے کہ میرا خاوند امریکی نہیں اور ہم آپس میں بہت ہی زیادہ متصادم رہتے ہیں۔ مجھے اس سے زیادہ یومی امور اور قوانین کے بارہ میں علم ہے، اور اس کی انگلش بھی کوئی اچھی اور ٹھیک نہیں، اس لیے بعض اوقات مجھے اس کے لیے کچھ تشریح بھی کرنا پڑتی ہے، اس لیے کہ وہ اپنے ملک کے حالات کا عادی ہے اور اپنی ثقافت پر ہی قائم ہے۔ عام مقامات پر غالبا میں ہی بات چیت کرنے کا فرض ادا کرتی ہوں جو کہ اسے غضبناک کرتا ہے اور اسے اچھا نہیں لگتا، لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس پر چل کر ہم غالب معاملات کو صحیح طور پر مکمل کر سکتے ہیں۔ اب ہمارے درمیان بہت زیادہ اختلافات ہونے لگے ہیں، میں یہ نہیں جانتی کہ میں کس طرح ایک اسلام کو مطلوب بیوی بن سکتی ہوں، کیونکہ میں ابھی اسلامی تعلیمات کی تعلیم کے مرحلہ میں ہوں، اور میری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ میں اسے تبدیل کس طرح کروں؟ اور مشکلات کو کس طرح کم کر سکتی ہوں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو قبول اسلام کی توفیق دی اور اس کی ھدایت نصیب فرمائی، اور اللہ تعالی نعمتوں میں سے اپنے بندے پر یہ نعمت ہی سب سے بڑی ہے۔

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کے خاوند پر آپ کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں، اور آپ پر بھی آپ کے خاوند کے کچھ حقوق واجب کیے ہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (10680) کا مراجعہ کریں۔

اس لیے ضروری ہے کہ آپ پر اللہ تعالی نے جو کچھ خاوند کے حقوق واجب کیے ہیں اسے ادا کرتی رہیں، اور شریعت اسلامیہ نے خاوند کے حقوق کو بہت ہی عظیم بنایا ہے اس لیے کہ اس میں ایک مسلمان گھرانے کی تعمیر میں بہت ہی اہمیت پائی جاتی ہے۔

اور پھر اس پر اللہ تعالی نے اپنے خاندان کی ضروریات و مصالح اور اس کی دیکھ بھال واجب کی ہے۔

اور ایک مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ معاملات کرنے میں عقل مندی اور حکمت سے کام لے، تو انسان کو عادتا اچھی اور نرم بات اپنا اسیر اور قید بنا لیتی ہے، اور اچھے معاملات بھی اسے اپنا مقید کر لیتے ہیں، تو اگر اس طرح کی چیز اس کی شریک حیات اور دکھ درد کی ساتھی سے صادر ہو تو اس کا اثر تو بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔

اور پھر ایک عقلمند عورت ہر اپنے معاملات اور تصرفات میں ہر اس چیز سے دور رہتی ہے جو اس کے خاوند کو بری لگتی ہو، اور ہر فعل سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے جو اس کے خاوند کو پریشان کرتا ہو، اور وہ یہ کوشش نہیں کرتی کہ اپنی شخصیت کو خاوند پر ٹھونسے، کیونکہ مرد کے پاس تو سلطہ ہے اور اس پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے، بعض معین موقعوں پر اسے نقص اور کمی کا شعور دلانا اسے غصہ دلاتا ہے اور تصرف میں عدم احسان کی طرف لے جاتا ہے، کچھ تو نے تو یہ کہا ہے کہ:

مثالی بیوی وہ ہے جسے ازدواجی موافقت کا فن آتا ہو، اور خاوند کی اطاعت اور اس کے احترام اور اپنی کامیاب برابر شخصیت کی تعبیر میں توازن قائم کر سکتی ہو۔

اورآپ کا اس کی طرف سے لوگوں سے بات چیت کرنا شرعا جائز ہے – اس لیے کہ وہ آپ کی قومی زبان نہیں جانتا – لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا گیا ہے کہ اس طرح کے فعل اور تصرف کرنے میں آپ حکمت سے کام لیں، آپ اس کام کے کرتے وقت اسے یہ احساس نہ ہونے دیں کہ اس میں کمی یا نقص ہے، اوراس کی اہمیت ہی نہیں بلکہ لوگوں سے بات چیت میں باربار آپ اس کی طرف متوجہ ہوں اوراس سے مشورہ لیں اوراس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہ کریں۔

اورجس سے آپ بات کررہی ہوں وہ آپ کے خاوند کی قدروقیمت محسوس کرے، اوریہ بھی ممکن ہے کہ آپ اسے یہ محسوس کرائیں کہ وہ اپنی زبان میں آپ سے بھی زیادہ ماہر ہے اوراسے فوقیت ہے، اورآپ دونوں مل کرایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں، آپ انگلش سکھانے میں اس کا تعاون کریں اوروہ آپ کواپنی زبان سکھانے میں آپ کا تعاون کرے۔

ہم توآپ کو یہی نصیحت کریں گے، اوریہی ایک چیز ہے جواس کے غصہ کوروک سکتا ہے یا پھر اس طرح کے تصرفات سے اسے باز رکھ سکتا ہے، اوریہ معاملہ صرف کچھ وقت تک ہوگا حتی کہ وہ انگلش سیکھ لے اوراپنے معاملات خود حل کرنے لگے۔

دوم :

آپ کوایک صالحہ اورنیک بیوی بننے کےلیے ضروری ہے کہ جوکچھ اللہ تعالی نے آپ پرواجب کیا ہے اس کی معرفت رکھیں اوراس پر عمل کریں، اوریہ بھی ضروری ہے کہ آپ فاضلہ قسم کی عورتوں اورصحابیات کے اخلاق معاملات کونبھانے میں اچھے اوراحسن انداز کو بھی جانیں، یہ چیز آپ سے کوشش اورجھد کی محتاج ہے حتی کہ آپ اس کی عادی ہوجائیں لیکن یہ چیز کوئی مستحیل نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توکچھ اس طرح فرمایا ہے :

(علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اورحلم وبردباری تواس کے اختار کرنے سے ہوتی ہے، اورجوکوئی بھی خیر تلاش کرتا ہے اسے خیر عطا کی جاتی ہے، اورجوکوئی بھی شر اور برائی سے بچتا ہے اسے اس سے بچایا جاتا ہے) اسے دارقطنی نے "الافراد" میں روایت کیا ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (2328) میں حسن قرار دیا ہے۔

اسی طرح کی کچھ صفات اوراخلاق کے بارہ میں ایک عقل مند ماں نے اپنی بیٹی کوشادی سے قبل وصیت کی تھی جوکہ ایک جامع وصیت ہے، ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کوان صفات کی حامل بنائے۔

ماں نے اپنی بیٹی کووصیت کرتے ہوئے کہا :

میری پیاری بیٹی تواس گھر کوچھوڑ رہی ہے جہاں توپیدا ہوئی، اورتیرا وہ گھروندا جہاں توایک ایسے شخص کے پاس جارہی ہے جسے توجانتی بھی نہیں اورایسے قرین اورساتھی کے پاس جارہی ہے جس سے تومانوس ومالوف نہ تھی، تواس کےلیے لونڈی بن کررہے گی تووہ تیرا غلام بن جائے گا، اوراس کےلیے دس خصلتوں کی حفاظت کرنا یہ تیرے لیے زخیرہ بنے گا :

پہلی اوردوسری خصلت یہ ہے کہ :

خاوند کےلیے قناعت کے ساتھ عاجزی کرنا، اوراس کی اچھی طرح سمع واطاعت کرنا۔

تیسری اورچوتھی :

اس کی آنکھ اورناک کے بارہ میں خیال رکھنا، تواس کی آنکھ تیرے کسی قبیح کام پر نہ پڑے اور تجھ سے وہ اچھی خوشبو ہی سونگے ۔

پانچویں اورچھٹی :

اس کی نیند اور کھانے کے اوقات کا خیال کرنا، اس لیے کہ بھوک کی حرارت جلن پیدا کرتی ہے، اورنیند کی کمی غضبناک کردیتی ہے ۔

ساتویں اور آٹھویں :

اس کے مال کی حفاظت کرنا اوراس کے بچوں اور عزت کا خیال رکھنا ۔

نویں اوردسویں :

مال میں اچھے انداز سے تصرف کرنا اس کی بقاء اورسہارا ہے، اور عیال میں اس کا سہارا حسن تدبیر ہے ۔

سوم :

خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے رب کا تقوی اورڈر اختیار کرتے ہوئے اپنی بیوی کے حقوق میں کمی نہ کرے، اور جس طرح اللہ تعالی نے اس پر بیوی کے حقوق واجب کیے ہیں انہیں ادا کرے، اوراسے یہ جاننا ضروری ہے کہ لوگ کئی قسم کے ہوتے ہیں، اورجسے وہ جانتا ہے بہت سے دوسرے اس سے جاہل ہیں، اورجس سے وہ جاہل ہے اسے بہت سے دوسرے جانتے ہیں ۔

اوراس کے ساتھ معاملات نپٹانے اوراس کی نفع مند چیز کا بتانے اورخیر کی طرف راہنمائی کرنے اوراس کے لیے ترجمہ کرنے کے لیے کسی ایسے شخص سے جس پر بھروسہ بھی نہ ہو اوراس کی امانت پر بھی یقین نہ ہو ایسے شخص سے بہتر تواس کی بیوی ہے جوکہ سب کام کرتی ہے، اورپھر علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ اسے حاصل نہ کیا جائے، اور علم کی راہ کوشش اورجھد اوراجتھاد کی راہ ہے ۔

آپ اپنے خاوند کو نصیحت کریں کہ غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھا کرے، اور غصہ بھی اس وقت ہوا کرے جب اللہ تعالی کی حرمت کو پامال کیا جائے اس حالت میں غصہ ایک اچھی چیز ہے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

11440